ماہ شعبان اور شب برأت کی فضیلت

مرتبہ: نازیہ عبدالستار

ربِ کائنات نے انبیاء کرام میں سے حضور پُرنور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو سب سے زیادہ فضیلت عطافرمائی ہے۔ اِسی طرح سے تمام آسمانی کتب میں سب سے زیادہ عظمت اور توقیر قرآن حکیم کودی۔ اسی طرح بعض راتوں اور ایام کو بھی رب تعالی سبحانہ نے فضیلت کا ذریعہ قراردیا ہے۔فضیلت کی راتوں میں شبِ قدر، شبِ برات، شبِ معراج اور شبِ عید کو اللہ تبارک تعالی نے بہت پسند فرمایا ہے اِن ایام میں زیادہ سے زیادہ یادِ الٰہی کی کوشش کرنی چاہیئے۔

ماہِ شعبان المعظم کی پندرہویں شب کو جسے شبِ برأت کہاجاتا ہے اس کے متعلق اللہ تعالی نے قرآن مجید میں ارشادفرمایا ہے۔

حٰمٓ o وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ o اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ o فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ o اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ؕ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ o رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ o رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۘ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ o لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ؕ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ o

(الدخان : ۴۴، ۱تا۸)

”حٰم، اس روشن کتاب کی قسم بے شک ہم نے اسے ایک بابرکت رات میں اتارا ہے بے شک ہم ڈر سنانے والے ہیں۔اس (رات) میں ہر حکمت والے کام کا (جدا جدا) فیصلہ کر دیا جاتا ہے ۔ ہماری بارگاہ کے حکم سے ، بے شک ہم ہی بھیجنے والے ہیں۔(یہ) آپ کے رب کی جانب سے رحمت ہے، بے شک وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے ۔آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے (اسکا) پروردگار ہے ، بشرطیکہ تم یقین رکھنے والے ہو اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی زندگی دیتا اور موت دیتا ہے (وہ) تمہارا (بھی) رب ہے اور تمہارے اگلے آباؤ اجداد کا (بھی) رب ہے“۔

”حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کہ شعبان پانچ حرفوں کا مجموعہ ہے ”ش، ع، ب، ا، اور ن“ پھر اِن حرفوں کی وہ تشریح اِس طرح سے فرماتے ہیں کہ ”لفظ شعبان میں حرف ”ش“ سے مراد ہے

شرفِ قبولیت اعمال، حرف ''ع'' سے مراد ہے عزت وعظمت، دین ودنیا دونوں میں حاصل ہونا، حرف ''ب'' سے مراد ہے برکتوں کا تمام امتِ محمدی ﷺ پر نازل ہونا۔ اِسی طرح حرف ''الف'' سے مراد ہے اللہ عزوجل کا اپنے بندوں پر امان اور الفت وانوار کا بکثرت نازل کرنا اور اِسی طرح آخری حرف ''ن'' سے مراد نجاتِ نار یعنی جہنم سے نجات کا راستہ ہے اور علماء کرام نے شبِ برأت کا مطلب بھی نجات والی رات لیا ہے۔ اِس رات کی خصوصیت یہ ہے کہ اِس رات میں اللہ تعالی اپنے نیک بندوں کو اپنی خصوصی رحمت سے نوازتا ہے اِس رات ہر امر کا فیصلہ ہوتا ہے اور یہ رات بڑی مبارک اور اہم ہے۔ اِس رات میں خالقِ کائنات اللہ رب العزت مخلوق میں تقسیمِ رزق فرماتا ہے اور سال بھر میں ہونے والے واقعات وحوادث کو لکھا جاتا ہے اور پورے سال میں انسانوں سے سرزد ہونے والے اعمال اور پیش آنے والے واقعات سے بھی اپنے فرشتوں کو باخبر کرتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں آپ شبِ برأت کو صحیح معنوں میں بجٹ والی رات بھی کہہ سکتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے اِس ماہِ مبارکہ شعبان المعظم کی پندرھویں رات (شبِ برأت) کی کثیر برکتیں بیان فرمائی ہیں جن سے متعلق چند احادیث مبارکہ پیش ہیں۔

حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی آخری الزماں ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نصف شعبان کی رات میں اللہ تعالی قریب ترین آسمان کی طرف نزول فرماتا ہے اور مشرک، دل میں کینہ رکھنے والے اور رشتہ داریوں کو منقطع کرنے والے اور بدکار عورت کے سوا تمام لوگوں کو بخش دیتا ہے۔

مشرک، جب تک شرک نہ چھوڑ دے، دل میں بغض و عداوت رکھنے والا، جب تک دل کو بغض و عداوت سے پاک نہ کرلے اس کی دعا قبول نہیں ہوتی، قاتل خونی رشتوں کو کاٹنے والا، قطع تعلق کرنے کی دعا بھی قبول نہیں ہوتی یہ بات بھی قابل غور رہے کہ ہم دور دراز تو صدقہ و خیرات کرتے ہیں مگر خونی رشتوں کا لحاظ نہیں رکھتے حالانکہ جو جتنا قریبی رشتہ دار ہے اس کا حق بھی زیادہ ہے اور پڑوسی سے بھی مقدم قریبی رشتہ دار کا حق ہے۔ اسی طرح تکبر کرنے والا، شرابی، والدین کا نافرمان، چغل خور، غیبت کرنے والا بھی محروم رہتا ہے۔ (غنیۃ الطالبین)

حضرت معاذ بن جبلؓ ابو موسیٰ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا:

''بے شک شعبان کی پندرھویں شب کو اللہ تعالیٰ متوجہ ہوتا ہے اور تمام مخلوق کی مغفرت فرما دیتا ہے، سوائے مشرک اور کینہ پرور کے''۔ (ابن حبان، الصحیح، ۱۲: ۴۸۱، رقم: ۵۶۶۵)

مسند فردوس دیلمی میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان اللہ کا مہینہ ہے) مزید فرمایا کہ جو شعبان میں اچھی تیاری کرے گا اس کا رمضان اچھا گزرے گا اور وہ ماہ رمضان کی برکتوں اور سعادتوں سے لطف اندوز اور بہرہ مند ہوگا۔

شعبان المعظم کا پورا ماہ بابرکت و باسعادت اور حرمت وتعظیم والا مہینہ ہے لیکن اس مہینہ کو بطور خاص

کچھ فضیلتیں، امتیازات اور شرف عطا کئے گئے، یہ مہینہ ''شہر التوبہ'' بھی کہلاتا ہے اس لئے کہ توبہ کی قبولیت اس ماہ میں بڑھ جاتی ہے۔اس ماہ میں مسلمانوں پر برکتوں کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ اس لئے یہ ماہ اس کا حقدار ہے کہ دیگر مہینوں سے بڑھ کر اس میں اللہ کی اطاعت و عبادت اختیار کی جائے۔

''ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک شب کو میں نے حضور اکرم ﷺ کو نہ پایا تو میں تلاش کے لئے نکلی آپ ﷺ بقیع (قبرستان مدینہ) میں تھے۔آپ نے فرمایا! کہ اے عائشہ! میرے پاس جبرائیل (علیہ السلام) تشریف لائے اور کہا کہ آج نصف شعبان کی رات ہے اِس میں اللہ تعالی اتنے لوگوں کو جہنم سے نجات دے گا جتنے قبیلہ بنوکلب کی بکریوں کے بال ہیں (قبائل عرب میں اِس قبیلے کی بکریاں سب سے زیادہ ہوتی تھیں) مگر چند بدنصیب افراد کی طرف اِس رات بھی اللہ تعالی کی نظرِ عنایت نہ ہوگی یعنی کہ! مشرک، کینہ پرور، قطع رحمی کرنے والا، پاجامے یا تہہ بند کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا، والدین کی نافرمانی کرنے والا، شراب نوشی کرنے والا اور تصویر بنانے والا''۔(جامع ترمذی، ابن ماجہ)

اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک اور روایت امام بیہقیؒ نقل فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا! اے عائشہ! تم جانتی ہو یہ کیسی رات ہے ..؟ یعنی نصف شعبان کی رات، میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! اِس رات میں کیا ہوتا ہے ..؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اولادِ آدم میں سے اِس سال میں جو بچہ پیدا ہونے والا ہوتا ہے اِس کا نام لکھ دیا جاتا ہے اور سال بھر میں جتنے انسان مرنے والے ہوتے ہیں اُن کا بھی نام اِس شب میں لکھ دیا جاتا ہے اور اِس رات میں بندوں کے اعمال اٹھائے جاتے ہیں اور اِس شب کو بندوں کے رزق بڑھائے جاتے ہیں اور نازل بھی کئے جاتے ہیں''۔

ابونصر نے بالا سناد روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ایک رات میں نے رسول اللہ کو بستر پہ نہیں پایا میں (آپ کی تلاش میں) گھر سے نکلی، تو میں نے دیکھا کہ آپ بقیع کے قبرستان میں موجود ہیں اور آپ کا سر مبارک آسمان کی جانب اٹھا ہوا ہے۔حضور نبی کریم ﷺ نے مجھے دیکھ کر فرمایا کیا تمہیں اِس بات کا اندیشہ ہے کہ اللہ اور اُس کا رسول تمہاری حق تلفی کریں گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میرا گمان تو یہی تھا کہ آپ کسی بی بی کے ہاں تشریف لے گئے ہیں۔ (جامع ترمذی، ابواب الصوم)

حضور ﷺ نے فرمایا! اللہ تعالی نصف شعبان کی رات میں دنیا کے آسمان پر جلوہ فرماتا ہے اور 300 رحمتوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔گویا شبِ برأت میں بڑی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے اور بالخصوص اِس رات کے آخری پہر (حصے) میں زیادہ قریب ہوتا ہے جبکہ اکثر لوگ غفلت میں رہ کر اِن رحمتوں سے محروم ہو جاتے ہیں۔

ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ کا فرمان عظیم ہے کہ '' جب پندرہ شعبان کی رات آئے تو اِس میں قیام (یعنی عبادت) کرو اور دن میں روزہ رکھو۔ بے شک اللہ تعالی غروب آفتاب سے آسمان دنیا پر خاص تجلی فرماتا ہے''۔

ایک اور حدیث میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اے عائشہ! یہ کون سی رات ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اُس کے رسول ہی بخوبی واقف ہیں تو حضور ﷺ نے فرمایا: "یہ نصف شعبان کی رات ہے اِس رات میں دنیا کے تمام بندوں کے اعمال اوپر اٹھائے جاتے ہیں (اُن کی پیشی بارگاہِ رب العزت میں ہوتی ہے) اور اللہ تعالیٰ اِس رات بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد میں لوگوں کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے تو کیا تم آج کی رات مجھے عبادت کی آزادی دیتی ہو؟ میں نے عرض کیا ضرور"۔ پھر آپ ﷺ نے نماز پڑھی اور قیام میں تخفیف کی ، سورہ فاتحہ اور ایک چھوٹی سورت پڑھی پھر آدھی رات تک آپ سجدے میں رہے پھر کھڑے ہوکر دوسری رکعت پڑھی اور پہلی رکعت کی طرح اِس میں قرأت فرمائی (چھوٹی سورت پڑھی) اور پھر آپ سجدے میں چلے گئے یہ سجدہ فجر تک رہا۔ میں دیکھتی رہی اور مجھے یہ اندیشہ ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی روح مبارک قبض فرمالی ہے اور پھر جب میرا انتظار طویل ہوا (بہت دیر ہوگئی) تو میں آپ کے قریب پہنچی اور میں نے حضور نبی کریم ﷺ کے تلوؤں کو چھوا تو حضور ﷺ نے حرکت فرمائی، میں نے خود سُنا کہ حضور ﷺ سجدے کی حالت میں یہ الفاظ ادا فرمارہے تھے: الٰہی! میں تیرے عذاب سے تیری عفو اور بخشش کی پناہ میں آتا ہوں۔ تیرے قہر سے تیری رضا کی پناہ میں آتا ہوں۔ تجھ سے ہی پناہ چاہتا ہوں۔ تیری ذات بزرگی والی ہے۔ میں تیری شایانِ شان ثنا بیان نہیں کرسکتا۔ تو ہی آپ اپنی ثنا کرسکتا ہے اور کوئی نہیں" پھر صبح کو میں نے عرض کیا کہ آپ سجدے میں ایسے کلمات ادا فرمارہے تھے کہ ویسے کلمات میں نے آپ کو کہتے کبھی نہیں سُنا تو حضور ﷺ نے دریافت فرمایا! کیا تم نے یاد کرلیے ہیں میں نے عرض کی جی ہاں! آپ نے فرمایا! تو انہیں خود بھی یاد کرلو اور دوسروں کو بھی سِکھاؤ کیونکہ جبرائیل امین (علیہ السلام) نے مجھے سجدے میں ان کلمات کو ادا کرنے کا حکم دیا تھا۔

اِس شب میں بیشک عبادت کرنے پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے بے شمار رحمتیں اور برکتیں آسمان سے برس رہی ہوتی ہیں۔ اِس رات کو شیطانی خرافات اور دنیاوی لذتوں میں پڑ کر ضائع نہیں کرنا چاہیے بلکہ اِس شب کو خالقِ کائنات کے حضور سجدہ ریز ہوکر اِس کی بندگی میں گزاریں اور اگر اب تک نماز پنجگانہ کی ادائیگی کی پابندی نہیں کرسکے ہیں تو اِس شب خود کو ان کی ادائیگی کا پابند بنانے کا عہد کریں اور اپنے سابقہ گناہوں سے ربِ کائنات سے معافی طلب کریں۔ اور اِس رات نوافل کثرت سے پڑھیں۔ تلاوت قرآن پاک میں مشغول رہیں قبرستان میں جاکر اہل قُبور کی مغفرت کی خصوصی دعائیں کریں اور اِس رات آتش بازی جیسے شیطانی کھیل سے بھی قطعاً اجتناب کریں دوسروں لوگوں کو بھی اس قبیح فعل میں مصروف ہونے سے منع کریں۔

بعض اذہان میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ اگر اس رات تقدیریں، رزق، موت و حیات کے فیصلے لکھے جاتے ہیں تو لوحِ محفوظ پر جو سب کچھ پہلے ہی لکھا جا چکا ہے اس کا معنی کیا ہے؟

دونوں باتوں میں مطابقت یہ ہے کہ اللہ کے علم میں تو سب کچھ پہلے سے ہی ہے اور سب کچھ پہلے ہی

سے آ جانا یہی اس کی لوح محفوظ ہے۔اس رات لکھے جانے کا مطلب یہ ہے کہ ان امور کو نافذ کرنے کے لئے فرشتوں کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔

ایک سوال یہ بھی ہے کہ اگر اس نے پہلے ہی فیصلہ کر رکھا ہے تو اس رات سپرد کرنے کی بات کو ذکر کیوں کیا؟ جب کمی بیشی نہیں ہونی اور فیصلہ پہلے ہی ہو چکا ہے تو اس رات کو ہونے والے امور کا ذکر کرنے کی کیا حاجت تھی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ درحقیقت یہ اظہار دنیاوی حکمرانوں اور ساری کائنات کے حکمران میں فرق کو واضح کرتا ہے کہ ہمارے وسائل محدود ہیں لیکن اللہ کے وسائل محدود نہیں ہیں بلکہ اس کی نعمتیں، رحمتیں لامحدود ہیں اس کا اپنا فرمان ہے رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ ''میری رحمت ہر شے پر وسیع ہے'' اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس رات کو Disclose کرنے کی حکمت اصل میں ''ترغیب و ترہیب'' ہے ۔ جب اللہ نے یہ بتا دیا کہ آج کی رات سب احکامات تنفیذ کے لئے سپرد کئے جا رہے ہیں تو ساتھ ہی یہ بتا دیا کہ اگرچہ یہ میرا طے شدہ بجٹ ہے مگر یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ میں لوح محفوظ کا مالک ہوں، اگر کوئی اس رات سچے دل سے گڑگڑا کر رو پڑے تو میں لکھا ہوا مٹا بھی دیتا ہوں اور نہ لکھا ہوا ہو تو لکھ بھی دیتا ہوں۔ پس اگر ردوبدل کا امکان نہ ہوتا تو اس رات کا ذکر نہ کیا جاتا۔حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **لایرد القضاء الا بالدعا.** (ترمذی، کتاب القدر) ''دعا کے علاوہ کوئی چیز تقدیر کو رد نہیں کرسکتی''۔

شب برأت کا جاگنا اور دن کا روزہ

سنن ابن ماجہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب نصف شعبان کی رات ہو تو اس رات میں قیام کرو اور اس کے دن میں روزہ رکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس رات کو غروب شمس سے ہی آسمان دنیا میں نزول فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں کوئی ہے مجھ سے مغفرت چاہنے والا کہ میں اس کی مغفرت کر دوں۔کوئی ہے مجھ سے رزق مانگنے والا میں اس کو رزق عطا کروں۔کوئی ہے جو مبتلائے مصیبت ہو کہ میں اس کو عافیت دوں۔کوئی ہے۔۔۔ یہاں تک کے فجر طلوع ہو جاتی ہے۔ (ترجمہ، لطائف المعارف: ۲۳۲)

گویا 15 شعبان المعظم کی رات کو ظاہر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ امت مسلمہ اللہ سے رزق اور علم کے بڑھنے ، آفات کے ٹلنے ، دنیا و آخرت میں بخشش و مغفرت کے حصول اور اپنی بدبختی و شقاوت کو نیک بختی و سعادت سے بدلنے کی دعا مانگیں لیکن افسوس کہ ہم اس رات کی قدر نہیں کرتے بلکہ اس رات بھی غفلت کا لبادہ اوڑھے سوئے رہتے ہیں۔

امام شافعیؒ فرماتے ہیں ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ ''پانچ راتیں ایسی ہیں ان میں دعا رد نہیں ہوتی، ان راتوں میں سے ایک رات 15 شعبان المعظم کی رات ہے''۔ (ترجمہ لطائف المعارف، ص۲۳۴)

14ویں شعبان کو عصر کی نماز پڑھ کر مسجد میں نفلی اعتکاف کی نیت سے ٹھیرا جائے تا کہ جب 15ویں

شعبان کی شب ربِ کائنات کے حضور ہمارے اعمال نامے پیش کیے جائیں تو ہم حالتِ اعتکاف ہی میں ہوں اور اِس شب میں جس قدر ممکن ہو سکے وقت ضائع کئے بغیر اللہ کی عبادت کی جائے اور دعا اور استغفار میں مصروف رہا جائے۔

شبِ برأت کے وظائف و اعمال

ا۔ ماہِ شعبان المعظم کی پندرہویں شب یعنی شبِ برأت میں جو نماز (سلف صالحین سے منقول او ر)وارد ہے اِس میں 100 رکعتیں ہیں ایک ہزار مرتبہ سورہ اخلاص کے ساتھ یعنی ہر رکعت میں دس مرتبہ قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحد پڑھی جائے اِس نماز کا نام ''صلوہ الخیر'' ہے اِس کے پڑھنے سے برکتیں حاصل ہوتی ہیں اور اِس شب میں قرآن مجید، درود شریف، صلوۃ التسبیح و دیگر نوافل کے علاوہ آٹھ رکعت نفل اِس طرح سے پڑھیں کہ ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے سورہ قدر ایک بار اور سورہ اخلاص 25 بار پڑھیں اور پندرہویں شعبان کا روزہ رکھیں۔حضرت مفتی احمد یار خان علیہ الرحمتہ اپنی اسلامی زندگی میں فرماتے ہیں :

ماہِ شعبانِ المعظم کی پندرہویں رات (شبِ برأت) کو بیری (یعنی کہ بیر کے درخت) کے سات پتے پانی میں جوش دے کر جب کوئی غسل کرے تو ان شاءاللہ عزوجل وہ شخص پورے سال جادو ٹونے کے اثر سے محفوظ رہے گا۔

15 ویں شعبان المعظم کی شب کو بعد نمازِ مغرب چھ رکعتیں دو دو رکعت کر کے پڑھیں کہ دو رکعت نفل درازئ عمر بالخیر ہونے کی نیت سے اور دو رکعت نفل بلائیں دفع ہونے کی نیت سے اور دو رکعت نفل مخلوق کا محتاج نہ ہونے کی نیت سے پڑھیں اور ہر نمازِ دوگانہ کے بعد سورہ یٰسین ایک بار یا سورہ اخلاص 21 بار۔سورہ یٰسین کی کم از کم 3 مرتبہ تلاوت کی جائے ۔۔۔سورۃ الدخان کی 3 مرتبہ تلاوت کی جائے ، بزرگوں میں سے کسی نے یہ بھی فرمایا کہ اگر کوئی پوری سورت کی تلاوت نہ کر سکے تو پہلی 8 آیات کی 30 مرتبہ تلاوت کرے۔

۲۔ کم از کم 100 مرتبہ اور اگر وقت زیادہ ہو تو 1000 مرتبہ دعائے حضرت یونس رضی اللہ عنہ۔ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اَنتَ سُبحٰنَکَ اِنِّی کُنتُ مِنَ الظّٰلِمِین. پڑھی جائے یہ دعا اس رات کے لئے بڑی مجرب ہے۔

۳۔ کم از کم ایک تسبیح استغفار اَستَغفِرُاللّٰہَ العَظِیم اَلَّذِی لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الحَیُّ القَیُّومُ وَاَتُوبُ اِلَیہ. پڑھیں۔

۴۔ کم از کم ایک تسبیح درود پاک پڑھیں۔

۵۔ اس رات صلاۃ التسبیح کا ضرور اہتمام کریں۔

۶۔ کم از کم آٹھ نوافل قیام اللیل کی نیت سے پڑھیں۔

۷۔ نوافل، اور صلاۃ التسبیح کے بعد دعا کریں۔ یہ دعا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو تلقین فرمائی تھی۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیمٌ تُحِبُّ العَفُوَ فَاعفُ عَنِّی.

شعبان میں روزہ رکھنے اور صدقہ کرنے کی فضیلت

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب روزہ رکھنے لگتے تھے تو ہم کہتے تھے کہ اب افطار نہیں کریں گے، اور جب روزہ رکھنا چھوڑ دیتے تھے تو ہم کہتے تھے کہ اب روزہ نہیں رکھیں گے۔ اور میں نے نہیں دیکھا ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے علاوہ کسی مہینہ میں مکمل ایک ماہ روزہ رکھا، اور میں نے نہیں دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ سلم رمضان کے علاوہ شعبان کے مہینہ سے زیادہ کسی مہینہ میں روزہ رکھتے ہوں،، (بخاری کتاب الصوم باب صوم شعبان، ۲:۹۶۵، رقم: ۱۸۶۸)

دوسری روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں دیکھا ہے کہ شعبان سے زیادہ (رمضان کے بعد) کسی مہینہ میں روزہ رکھتے ہوں، چند دن چھوڑ کر پورے ماہ روزہ رکھتے تھے"۔ (ترمذی کتاب الصوم باب:۷۳، حدیث: ۶۳۷)

ایک اور روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مہینوں میں سب سے زیادہ شعبان میں روزہ رکھنا پسند کرتے تھے اور ساتھ ہی رمضان کو بھی ملا لیتے"۔ (ابو داؤد کتاب الصیام، باب فی صوم شعبان)

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ جب ماہ شعبان کا چاند نمودار ہوتا تو امام زین العابدین علیہ السلام تمام اصحاب کو جمع کرتے اور فرماتے: اے میرے اصحاب! جانتے ہو کہ یہ کونسا مہینہ ہے؟ یہ شعبان کا مہینہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ شعبان میرا مہینہ ہے۔ پس اپنے نبی کی محبت اور خدا کی قربت کے لیے اس مہینے میں روزے رکھو۔ اس خدا کی قسم کہ جس کے قبضہ قدرت میں علی بن الحسین رضی اللہ عنہما کی جان ہے، میں نے اپنے پدر بزرگوار حسین بن علی علیہما السلام سے سنا۔ وہ فرماتے تھے میں اپنے والدگرامی امیرالمومنین علیہ السلام سے سنا کہ جو شخص محبت رسول اور تقرب خدا کے لیے شعبان میں روزہ رکھے تو خدائے تعالیٰ اسے اپنا تقرب عطا کرے گا۔ قیامت کے دن اس کو عزت وحرمت ملے گی اور جنت اس کے لیے واجب ہو جائے گی۔ اے اہل مدینہ! میں رسول خدا کا نمائندہ ہوں اور ان کا فرمان ہے کہ شعبان میرا مہینہ ہے خدا کی رحمت ہو اس پر جو اس مہینے میں میری مدد کرے یعنی روزہ رکھے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے ماہ رجب کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ تم شعبان کے روزے سے کیوں غافل ہو؟ راوی نے عرض کی! فرزند رسول! شعبان کے ایک روزے کا ثواب کس قدر ہے؟ فرمایا قسم بخدا کہ اس کا اجر وثواب بہشت ہے۔ اس نے عرض کی اے فرزند رسول! اس ماہ کا بہترین عمل کیا ہے؟ فرمایا کہ صدقہ واستغفار، جو شخص ماہ شعبان میں صدقہ کرے پس خدا اس صدقے میں اس طرح اضافہ کرتا رہے گا جیسے تم لوگ اونٹنی کے بچے کو پال کر عظیم الجثہ اونٹ بنا دیتے ہو۔ چنانچہ یہ صدقہ قیامت کے روز احد پہاڑ کی مثل بڑھ چکا ہوگا۔